سُورَةُ الْبُرُوج

آيات ۱۲ - ۲۲

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ؕ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَ يُعِيْدُ ۚ ﴿۱۳﴾

وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۙ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۙ ﴿۱۵﴾

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ؕ ﴿۱۶﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۙ ﴿۱۷﴾

فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ ؕ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۙ ﴿۱۹﴾

وَّ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۚ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۙ ﴿۲۱﴾

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ع ﴿۲۲﴾

مطالعہ حدیث

عَنْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِیّ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

إِنَّ الْمُؤْمِنَ یَرَی ذُنُوبَہُ کَأَنَّہُ فِی أَصْلِ جَبَلٍ یَخَافُ أَنْ یَقَعَ عَلَیْہِ وَ

إِنَّ الْفَاجِرَیَرَی ذُنُوبَہُ کَذُبَابٍ وَقَعَ عَلَی أَنْفِہِ فَقَالَ بِہِ ھَکَذَا ۔ أَیُ

بِیَدِہِ ۔ فَذَبَّہُ عَنْہُ   جامع ترمذی:جلد دوم:حدیث نمبر 395

حضرت عبداللہ بن مسعود (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن اپنے گناہ کو ایسے دیکھتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے ہے اور اسے ڈر ہے کہ کہیں وہ اس پر گر پڑے گا اور بدکار اپنے گناہ کو ایسے دیکھتا ہے جیسے ناک پر مکھی بیٹھی ہوئی ہو، اس نے اشارہ کیا اور وہ اڑ گئی۔

اِنَّ بَطۡشَ رَبِّكَ لَشَدِيۡدٌ ؕ ﴿۱۲﴾

اِنَّ - بیشک

بَطۡشَ - پکڑ / گرفت

- بطش کوئی چیز زبردستی لے لینا ، پکڑنا
- وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ (سورۃ الشعراء - 130) اور جب کسی کو پکڑتے ہو تو ظالمانہ پکڑتے ہو

رَبِّكَ - تمہارے رب کی

لَشَدِيۡدٌ - یقینا بڑی سخت ہے

لام تاکید

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝١٢

در حقیقت تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے

Truly strong is the Grip (and Power) of thy Lord

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿١٢﴾

- تنبیہ کی شدت
- ایمان لانے والوں پر تشدد کرنے والوں کو دوبارہ تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ یہ یقینی بات ہے کہ تیرے پروردگار کی قہرآمیز گرفت اور سزا بہت ہی شدید ہے
- مختصر سی آیت میں شدت اور تاکید کے اسلوب ملاحظہ کریں:
  - لفظ **بطش** خود قہرآمیز گرفت کے معنی میں - اس میں شدت پوشیدہ
  - جملہ اسمیہ ہے جو عام طور پر تاکید کے لئے آتا ہے
  - "**شدید**" کی تعبیر
  - لفظ "**اِنَّ**" اور "**لام تاکید**" کا استعمال

إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿١٣﴾

إِنَّهُ - بیشک وہ

هُوَ - وہ (ہی)

يُبْدِئُ - ابتدا کرتا ہے (پہلی بار پیدا کرتا ہے) مادہ: ب د أ

- أَبْدَأَ يُبْدِئُ ، إِبْدَاءً پہلی دفعہ پیدا کرنا
- اردو میں: ابتداء، مبتدی، مبداء (آغاز)، بدایت (آغاز)

وَيُعِيدُ - اور وہ (ہی) لوٹائے (دوبارہ پیدا کرے گا) مادہ: ع و د

- عَادَ يَعُودُ ، عَوْدًا کسی کام کی ابتدا کرکے دوبارہ اسکی طرف پلٹنا
- اردو میں: عود، معاد، عادت، عادی، عید، عیادت، اعادہ

إِنَّهُۥ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿١٣﴾

وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا

It is He Who creates from the very beginning, and He reproduces.

محمد اقبال

اِنَّهٗ هُوَ يُبۡدِئُ وَيُعِيۡدُ ۚ﴿۱۳﴾

- ابداءِ خلق اعادہ خلق کی دلیل
- انکار کرنے والوں کو خطاب۔ تم یہ سمجھتے ہو کہ مرنے کے نہ کوئی زندگی ہے اور نہ موت۔ حالانکہ تم اِس بات کو تسلیم کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس کائنات کو پیدا کیا اور تمہیں بھی پیدا کیا اور تمہارے آباؤاجداد کو بھی
- تو اب کیا وہ ازسرِنو اس کا اعادہ نہیں کر سکتا۔ جب پہلی بار پیدا کرنے میں اسے کوئی مشکل پیش نہیں آئی تو دوبارہ کیوں پیش آئے گی
- ظلم کرنے والے یہ نہ سمجھیں کہ دنیا میں تمہارے ظلم و ستم پر بازپرس نہیں ہوئی تو مرنے کے بعد بھی نہیں ہوگی، جس نے تمہیں پہلے پیدا کیا وہی دوبارہ زندہ کرکے تمہیں تمہارا اعمال کی جزا دے گا۔

وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الۡوَدُوۡدُ ۙ﴿۱۴﴾ ذُو الۡعَرۡشِ الۡمَجِيۡدُ ۙ﴿۱۵﴾

وَهُوَ - اور وہ ہی ہے

الۡغَفُوۡرُ - بے انتہا بخشنے والا

الۡوَدُوۡدُ - محبت کرنے والا (خیر خواہ)

- وَدَّ يَوَدُّ مَوَدَّةً : محبت کرنا، چاہنا، کسی چیز کے ہونے کی تمنا کرنا
- اردو میں : ودود (عبدالودود) ، مؤدت

ذُو الۡعَرۡشِ - جو عرش کا مالک ہے

الۡمَجِيۡدُ - وہی بڑی شان والا ہے مجد: شرف، عزت اور بزرگی والا

- اردو میں : مجید، ماجد، تمجید، امجد، اچھوتا

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۙ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۙ﴿۱۵﴾

اور وہ بخشنے والا ہے، محبت کرنے والا ہے

عرش کا مالک ہے، بڑی شان والا

And He is the Oft-Forgiving, Full of Loving-Kindness,

Lord of the Throne of Glory

محمد اقبال

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾

- اللہ تعالیٰ کے قہر و جلال کے ذکر کے ساتھ اس کی صفات رحمت کا تذکرہ
- اس کی مغفرت کا دامن بڑا وسیع ہے، اس کو اپنے فرمانبردار بندوں سے بڑی محبت ہے اور بے انداز پیار ہے
- **غفور** اور **ودود** " دونوں مبالغہ کے صیغے اور اس کی انتہائی بخشش اور محبت کی طرف اشارہ ہیں گناہگار توبہ کرنے والوں کا بخشنے والا اور بندگان صالح کے بارے میں شفیق و مہربان ہے
- وہ معمولی اور عارضی اقتدار والا نہیں، بلکہ عرش عظیم کا مالک ہے
- وہ المجید ہے، بڑی شان والا - وہ ذات جو اپنے فضل و کرم سے نوازنے میں نہایت وسعت اور فراخی سے کام لینے والی ذات

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ

فَعَّالٌ - وہ کر گزرنے والا ہے

لِّمَا - اس کا جس کا

يُرِيْدُ - وہ ارادہ کرتا ہے

- مادہ : رود
- أَرَادَ يُرِيدُ إِرَادَةً ارادہ کرنا (IV)
- اردو میں : ارادہ، ارادت، مرید

اور جو کچھ چاہے کر ڈالنے والا ہے Doer of all that He intends.

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ

- جب بھی جس کام کو وہ کرنا چاہے اسے بلا روک ٹوک کر گزرتا ہے کوئی اس کے کام میں مانع نہیں ہو سکتا
- یہ اللہ کی وہ صفت ہے جو ہر وقت سامنے آتی رہتی ہے۔ مسلسل روبعمل رہتی ہے اللہ جو کچھ چاہے، کر ڈالنے والا ہے اس کا ارادہ بے قید ہے، جو چاہتا ہے اختیار کرلیتا ہے، جو چاہتا ہے، کرتا ہے، اور یہ صفت دائمی اور ابدی ہے
- یہ اللہ کی حکمتیں ہیں، اخدود والوں نے اہل ایمان کو ہلاک کر دیا، اور ان کو مہلت ملی اور فرعون اور ثمود کو اللہ نے ہلاک کیا۔ یہ سب واقعات اللہ کا ارادہ مطلقہ اور اس کی حکمت اور تقدیر کے مطابق ہوئے۔ اور اللہ کا بے قید ارادہ اسی طرح اس پوری کائنات میں انہیں حکمت کے مطابق کام کرتا ہے۔ اور اللہ جو چاہتا ہے، کر گزرتا ہے

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡجُنُوۡدِ ۙ﴿۱۷﴾ فِرۡعَوۡنَ وَ ثَمُوۡدَ ؕ﴿۱۸﴾

هَلۡ - کیا

اَتٰىكَ - تجھ تک آئی (پہنچی)

حَدِيۡثُ - بات

الۡجُنُوۡدِ - لشکروں کی

○ جنود - جند کی جمع ، معنی لشکر - عسکری لشکر (جو مسلح ہو)

فِرۡعَوۡنَ - فرعون

وَثَمُوۡدَ - اور ثمود کے

قرآن مجید میں قوم ثمود کی ہلاکت کو کہیں رجفة زلزلہ (7:78) کہیں صاعقة کڑک (41:17) اور کہیں صحیة چیخ (15:83) سے تعبیر کیا ہے -

وَهَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡجُنُوۡدِۙ ﴿۱۷﴾ فِرۡعَوۡنَ وَثَمُوۡدَؕ ﴿۱۸﴾

کیا تمہیں لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟
فرعون اور ثمود (کے لشکروں) کی؟

Has the story reached thee, of the forces
Of Pharaoh and the Thamud?

محمد اقبال

وَهَلْ أَتٰىكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿١٧﴾

- یہ فرعون اور قوم ثمود کے دو طویل قصوں کی طرف اشارہ ہے
- طاقت کے دو استعاروں کے طور پر
- تمہارے رب نے ان کے ساتھ کیا کیا تھا؟
- فرعون اور ثمود دونوں کے قصے اپنی نوعیت اور نتائج کے اعتبار سے مختلف
- فرعون کو اللہ نے معہ اپنے لشکر کے، غرق کیا اور بنی اسرائیل کو نجات دی
- ثمود کو اللہ نے ہلاک کر دیا اور صالحؑ اور اہل ایمان کی قلیل تعداد کے سواء
- یہ دونوں واقعات اللہ کے ارادہ مطلقہ اور اللہ کی بے قید مشیت کا نمونہ
- ایک تیسرا احتمال - جو اصحاب اخدود کو پیش آیا - داعین الی اللہ کو سبق - دعوت کے راستے میں انہیں کسی بھی نتیجے اور واقعے کا سامنا کرنا پڑھ سکتا ہے

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۙ ﴿١٩﴾

بَلِ - بلکہ

الَّذِينَ - وہ جنہوں نے

كَفَرُوا - انکار کیا

فِي تَكْذِيبٍ - جھٹلانے میں (پڑے ہوئے) ہیں

كَذَّبَ يُكَذِّبُ ، تَكْذِيْبًا

جھٹلانا

- اللہ تعالیٰ کی صفات، عقلی دلائل، کفار کو تنبیہات، تاریخ سے استدلال، تبلیغ و دعوت اور ابلاغ و تفہیم میں کوئی کمی نہیں رہی۔ اس کے باوجود کفار کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی تکذیب پر اڑے ہوئے ہیں نہ قیامت کو ماننے پر تیار ہیں نہ آنحضرت ﷺ کی رسالت پر ایمان لاتے ہیں۔

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۙ ﴿١٩﴾

مگر جنہوں نے کفر کیا ہے وہ جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں

And yet the Unbelievers (persist) in rejecting (the Truth)!

محمد اقبال

وَّ اللّٰهُ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ مُّحِيۡطٌ ۚ ﴿۲۰﴾

وَّ اللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ - ان کے ہر طرف سے

- وَرَا یہ لفظ متضاد معنی کا حامل (لغت الاضداد)۔ معنی پیچھے یا آگے
- کبھی سوا یا علاوہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے
- اِس پار یا اُس پار۔ اِدھر یا اُدھر، ہر طرف

مُّحِيۡطٌ - گھیرنے والا ہے

مادہ : ح ي ط

- أحَاطَ يُحِيْطُ ، إحَاطَةً گھیرنا، احاطہ کرنا
- اردو میں : احاطہ، محیط، احتیاط، محتاط

وَّاللّٰهُ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ مُّحِيۡطٌ ۚ ﴿٢٠﴾

حالانکہ اللہ نے ان کو گھیرے میں لے رکھا ہے

And Allah encompasses them on every side

وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۚ ﴿٢٠﴾

- منکرین اللہ تعالیٰ کے احاطہ قدرت میں
- ان کو خبر نہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو آگے پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے۔ یہ اس سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے
- جس دیدہ دلیری سے یہ تکذیب کر رہے ہیں اس تو معلوم ہوتا ہے کہ انھیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ کا کوئی خوف نہیں
- ان کا خیال یہ ہے کہ دنیا میں ہم اتنی بڑی قوت کے مالک ہیں کہ ہم پر کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا اور آخر میں ہماری شفاعت کرنے والے ہمیں بچا لیں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے ان کی بے بسی ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔

بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ ۙ﴿۲۱﴾ فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾

بَلۡ - بلکہ

هُوَ - وہ

قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ - ایک عظیم الشان قرآن ہے

فِىۡ لَوۡحٍ - (جو) ایک ایسی تختی میں ہے لوح: تختہ، تختی (جس پر لکھا جائے)

- اردو میں: لوح، (لوحِ مزار، لوحِ محفوظ)، الواح، سادہ لوحی

مَّحۡفُوۡظٍ - (جو) محفوظ ہے

- جو ایسی لوح (تختی) میں لکھا ہوا ہے جو محفوظ ہے (مراد لوحِ محفوظ)

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۙ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ ع

بلکہ یہ بڑی شان والا قرآن ہے
اُس لوح میں (نقش ہے) جو محفوظ ہے

Nay, but it is a glorious Qur'an.
(Inscribed) in a Tablet Preserved!

بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ ۙ﴿۲۱﴾ فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾

- اصل قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے پاس لوح محفوظ میں۔ جس مقام کا ذکر یہاں لوحٍ محفوظ کے نام سے ہوا ہے' سورۃ الزخرف میں اسے اُمُّ الۡکِتٰب سورۃ الواقعہ میں کِتٰبٍ مَّکۡنُوۡن کہا گیا ہے
- اس لوح محفوظ میں ثبت اور محفوظ ہے، جہاں تک نہ کسی کی رسائی ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس کے اندر کی کسی پیشی کا کوئی خدشہ اور امکان ہو سکتا ہے
- اس قرآن کا لکھا امٹ ہے، اٹل ہے، خدا کی اس لوح محفوظ میں ثبت ہے جس کے اندر کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا، جو بات اس میں لکھ دی گئی ہے وہ پوری ہو کر رہنے والی ہے، تمام دنیا مل کر بھی اسے باطل کرنا چاہے تو نہیں کر سکتی

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿٢١﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿٢٢﴾

- وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۔سورة الزخرف
- اور یہ اُمّ الکتاب میں ہے ہمارے پاس بہت بلند و بالا ، بہت حکمت والی
- اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ، فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ سورة الواقعه
- یقینا یہ بہت عزت والا قرآن ہے۔ایک چھپی ہوئی کتاب میں ہے
- بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ، فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ سورة البروج
- بلکہ یہ تو قرآن ہے بہت عزت والا لوحِ محفوظ میں
- ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اصل قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک خاص مقام پر محفوظ ہے۔ صُحفِ مکرمہ ، اُمّ الکتاب ، کتابِ مکنون اور لوح محفوظ اسی مقام خاص کے مختلف نام ہیں۔

الْقُرْآنُ أَحَبُّ إِلَى اللهِ.....

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ :

الْقُرْآنُ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب فضل كلام الله على سائر الكلام

عَنْ كَعْبٍ رضي الله عنه، قَالَ

عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ فَهْمُ الْعَقْلِ وَنُورُ الْحِكْمَةِ وَيَنَابِيْعُ الْعِلْمِ لِتَفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَقُلُوبًا غُلْفًا وآذَانًا صُمًّا، وَأَحَدَثُ الْكُتُبِ بِالرَّحْمَنِ عَهْدًا روواه الدارمي

عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: **الْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَا حِلٌ مُصَدَّقٌ، مَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ**. رواه ابن حبان والطبراني وابن أبي شيبة والبيهقي

قران ایک حُجت

- الْقُرآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوعَلَيكَ (صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ، رقم الحدیث :٣٢٨)
- قرآن یا تو تیرے حق میں حجت ہو گا یا تیرے خلاف۔
- رسول ﷺ کا استغاثہ

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا الفرقان 30

– اور رسول ﷺ کھے گا کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قران کو چھوڑ دیا تھا

قران پڑھنے کے تقاضے

- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: یَا ابْنَ عَبَّاسٍ! إِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَرَتِّلْهُ تَرْتِيلًا بَيِّنْهُ تَبْيِينًا وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرَ الدَّقَلِ وَلَا تَهُذَّهُ هَذَّ الشِّعْرِ قِفُوا عِنْدَ عَجَائِبِهِ وَحَرِّكُوا بِهِ الْقُلُوبَ وَلَا يَكُونَنَّ هَمُّ أَحَدِكُمْ آخِرَ السُّورَةِ. رواہ ابن أبی شیبۃ والبیھقی والدیلمی

- اے ابن عباس! جب تم قرآن پڑھو تو اس کو ٹھہر ٹھہر کر اور الفاظ و حروف کو خوب واضح کر کے پڑھا کرو اور اس کو ردّی کھجور کے بکھیرنے کی طرح نہ بکھیر دیا کرو اور نہ ہی اسے جلدی سے شعر گوئی کی طرح پڑھا کرو۔ اس کے عجائبات پر توقف کیا کرو اور اس کے ذریعے اپنے دلوں کو حرکت دیا کرو۔ اور تم میں سے کسی کا بھی ارادہ صرف آخری سورت تک پہنچنے کا نہیں ہونا چاہیے (کہ جلد ختمِ قرآن ہو جائے بلکہ اس کو غور و فکر اور تدبر کے ساتھ پڑھا کرو)

قران کو سمجھ کے پڑھنے کی فضیلت

- عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

" يَا أَبَا ذَرٍّ لَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ ، وَلَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ عُمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يُعْمَلْ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ سنن ابن ماجه

- اے ابو ذرؓ اگر تم صبح اس حالت میں کرو کہ تم اللہ کی کتاب سے ایک آیت سوچ سمجھ کے سیکھ لو تو یہ تمہارے لیئے سو (100) رکعت نماز سے بہتر ہے اور اگر تم علم کا ایک باب سیکھ لو خواہ اس پہ عمل کیا یا نہ نہیں کیا تو یہ تمہارے لیئے ہزار رکعت نماز سے بہتر ہے

قرآن سے ہمارا رویہ

- بحیثیتِ فرد .... انفرادی حالت
- بحیثیتِ قوم .... امت مسلمہ کی کیفیت
- بحیثیت مجموعی قرآن سے اغماض، اعراض، دوری اور مہجوری
- رسول ﷺ کا استغاثہ
- وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا الفرقان30
- اور رسول ﷺ کہے گا کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا

چھوڑ دینے سے کیا مراد ہے ؟

قرآن کو چھوڑ دینے سے کیا مراد ہے ؟

- انکار
- ناشکری
- اس کو نہ پڑھنا
- اس پہ غور و فکر نہ کرنا
- اس کے احکام کو نافذ نہ کرنا
- اس کے دیئے گئے نظامِ زندگی سے انحراف کرنا

قران کوچھوڑ دینے سے کیا مراد ہے ؟

- اس پہ عمل نہ کرنا
- قلبی و بدنی امراض کے لیئے شفاء حاصل نہ کرنا
- اس کے عقائد، اخلاق، تزکیہ ٔ نفس ، عبادات ، معاشرت ، معیشت، تہذیب و تمدن ، سیاست و عدالت کے قوانین سے انحراف کرنا

قران کس لیئے آیا ہے ؟

- قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَسۡتُمۡ عَلٰى شَىۡءٍ حَتّٰى تُقِيۡمُوا التَّوۡرٰىةَ وَ الۡاِنۡجِيۡلَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ
- صاف کہہ دو کہ " اے اہل کتاب ! تم ہر گز کسی اصل پر نہیں ہو جب تک کہ توراۃ اور انجیل اور اُن دوسری کتابوں کو قائم نہ کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہیں۔"

قران کس لیئے آیا ہے ؟

1. وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۔ 44

2. وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۔45

3. وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۔47 سورة المائدة

- اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں.....وہی ظالم ہیں.......وہی فاسق ہیں

قران سے اعراض کی سزا

- وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى ○ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ○ قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنسَى طه:124-126

- اور جو میرے ”ذکر“ سے منہ موڑے گا اُس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے- وہ کہے گا، ”پروردگار، دنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا، یہاں مجھے اندھا کیوں اٹھایا“ ؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ”ہاں، اسی طرح تو ہماری آیات کو، جب کہ وہ تیرے پاس آئی تھیں، تو نے بھلا دیا تھا۔اُسی طرح آج تو بھلایا جارہا ہے“

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ
رواه مسلم
اللہ اس قران کے ذریعے سے بعض قوموں کو
اٹھائے گا اور بعض کو گرائے گا